روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
جمعرات 23 ۔ اپریل 2015ء 3 رجب 1436 ہجری 23 شہادت 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 93

بے خیالی کی بات

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

انسان بعض اوقات بے خیالی میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی کوئی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بے انتہا بلند کر دیتا ہے اور بعض اوقات وہ لاپرواہی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی بات کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے وہ جہنم میں جا گرتا ہے۔

(بخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان حدیث نمبر:5997)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

''اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو۔ مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو، گو اپنا ماتحت ہو، اور کسی کو گالی مت دو، گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔'' (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 ص 11)

''انسانی زبان کی چھری تو رک سکتی ہی نہیں جب خدا کا خوف کسی دل میں نہ ہو۔ انسانی زبان کی بے باکی اس امر کی دلیل ہے کہ اس کا دل سچے تقویٰ سے محروم ہے۔ زبان کی تہذیب کا ذریعہ صرف خوف الٰہی اور سچا تقویٰ ہے۔''

(ملفوظات جلد سوم ص 112)

تقویٰ کے بہت سے شعبے ہیں جو عنکبوت کے تاروں کی طرح پھیلے ہوئے ہیں۔ تقویٰ تمام جوارح انسانی اور عقائد زبان، اخلاق وغیرہ سے متعلق ہے۔ نازک ترین معاملہ زبان سے ہے۔ بسا اوقات تقویٰ کو دور کر کے ایک بات کہتا ہے اور دل میں خوش ہو جاتا ہے کہ میں نے یوں کہا اور ایسا کہا حالانکہ وہ بات بری ہوتی ہے مجھے اس پر ایک نقل یاد آئی ہے کہ ایک بزرگ کی کسی دنیا دار نے دعوت کی۔ جب وہ بزرگ کھانا کھانے کے لئے تشریف لے گئے تو اس متکبر دنیا دار نے اپنے نوکر کو کہا کہ فلاں تھال لانا جو ہم پہلے حج میں لائے تھے اور پھر کہا دوسرا تھال بھی لانا جو ہم دوسرے حج میں لائے تھے اور پھر کہا تیسرے حج والا بھی لیتے آنا۔ اس بزرگ نے فرمایا کہ تو بہت ہی قابل رحم ہے۔ ان تینوں فقروں میں تو نے اپنے تینوں ہی حجوں کا ستیاناس کر دیا۔ تیرا مطلب اس سے صرف یہ تھا کہ تو اس امر کا اظہار کرے کہ تو نے تین حج کئے ہیں......۔

اس لئے خدا نے تعلیم دی ہے کہ زبان کو سنبھال کر رکھا جائے اور بے معنی، بیہودہ، بے موقع اور غیر ضروری باتوں سے احتراز کیا جائے......۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص ناف کے نیچے کے عضو اور زبان کو شر سے بچاتا ہے اس کی بہشت کا ذمہ دار میں ہوں۔

حرام خوری اس قدر نقصان نہیں پہنچاتی جیسے قول زور۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ حرام خوری اچھی چیز ہے۔ یہ سخت غلطی ہے اگر کوئی ایسا سمجھے۔......غرض اس سے معلوم ہوا کہ زبان کا زیاں خطرناک ہے۔

اس لئے متقی اپنی زبان کو بہت ہی قابو میں رکھتا ہے۔ اس کے منہ سے کوئی ایسی بات نہیں نکلتی جو تقویٰ کے خلاف ہو۔ پس تم اپنی زبان پر حکومت کرو۔ نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں اور اناپ شناپ بولتے رہو۔ ہر ایک بات کہنے سے پہلے سوچ لو کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی اجازت اس کے کہنے میں کہاں تک ہے۔ جب تک یہ نہ سوچ لو مت بولو۔ ایسے بولنے سے جو شرارت کا باعث اور فساد کا موجب ہو نہ بولنا بہتر ہے۔ لیکن یہ بھی مومن کی شان سے بعید ہے کہ امر حق کے اظہار میں رکے۔ اس وقت کسی ملامت کرنے والے کی ملامت اور خوف زبان کو نہ روکے۔......پس زبان کو جیسے خدا تعالیٰ کی رضامندی کے خلاف کسی بات کے کہنے سے روکنا ضروری ہے اسی طرح امر حق کے اظہار کے لئے کھولنا لازمی امر ہے''۔ (ملفوظات جلد اول ص 281-280)

حضور انور کے واقفین نو کے ساتھ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت واقفین نو کے ساتھ پروگراموں میں شرکت فرماتے اور ہدایات سے نوازتے ہیں۔ یہ پروگرام انتہائی دلچسپ اور معلومات افزاء ہونے کے ساتھ روحانی مائدے سے بھرپور ہوتے ہیں۔ احباب ان سے ضرور استفادہ فرمائیں۔ خاص طور پر واقفین نو کو یہ پروگرام ضرور دیکھنے چاہئیں۔

گلشن وقف نو ناصرات

ہفتہ	25-اپریل	8:05 pm
ہفتہ	25-اپریل	11:20 pm
اتوار	26-اپریل	6:25 am
سوموار	27-اپریل	11:45 am
سوموار	27-اپریل	1:25 pm
منگل	28-اپریل	6:10 am

گلشن وقف نو اطفال

اتوار	26-اپریل	8:15 pm
اتوار	26-اپریل	11:16 pm
سوموار	27-اپریل	6:20 am
منگل	28-اپریل	12:00 pm
منگل	28-اپریل	8:30 pm
منگل	28-اپریل	11:25 pm
بدھ	29-اپریل	6:20 am

گلشن وقف نو لجنہ

اتوار	3 مئی	11:20 pm
سوموار	4 مئی	6:20 am
منگل	5 مئی	12:00 pm
منگل	5 مئی	8:30 pm
منگل	5 مئی	11:25 pm
بدھ	6 مئی	6:20 am

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

خطبات امام وقت سوال وجواب کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

خطبہ جمعہ 20 مارچ 2015ء

س: حضورانور نے بروز جمعہ دنیا کے بعض ممالک میں لگنے والے سورج گرہن کی بابت کیا ارشاد فرمایا؟

ج: فرمایا! آج یہاں سورج گرہن تھا۔ اسی طرح بعض اور ممالک میں بھی گرہن لگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر خاص طور پر دعاؤں، استغفار، صدقہ، خیرات اور نماز پڑھنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اس لحاظ سے جماعت کو جہاں جہاں بھی گرہن لگنے کی خبر تھی ہدایت کی گئی تھی کہ نماز کسوف ادا کریں۔ ہم نے بھی یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق یہ نماز ادا کی۔ احادیث میں اللہ تعالیٰ کے خاص نشانوں میں سے ایک نشان سورج اور چاند گرہن کو قرار دیا گیا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مشرق اور مغرب میں حضرت مسیح موعود کی تائید میں پورا ہوا۔ پس اس لحاظ سے گرہن کی نشانی کا حضرت مسیح موعود اور جماعت سے ایک خاص تعلق ہے۔ آج کا یہ گرہن حضرت مسیح موعود کی بعثت کے نشان کے طور پر تو نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن یہ گرہن جمعہ کے دن اور مارچ کے مہینہ کی نسبت سے اس طرف توجہ پھیراتا ہے۔ اس لئے خطبے میں بھی گرہن کے حوالے سے بات کروں گا۔

س: حضورانور نے سورج گرہن کے بارہ میں کون سی حدیث بیان فرمائی؟

ج: فرمایا! حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جب سورج گرہن ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبی نماز پڑھائی کہ میرے پر غشی طاری ہونے لگی اور میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے اس کا کسی کی زندگی اور موت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور اس میں دعا کرنی چاہئے استغفار کرنا چاہئے۔

س: پیشگوئی کسوف وخسوف کے ظہور پر ہونے والے اعتراضات کا حضرت مسیح موعود نے کیا جواب دیا؟

ج: فرمایا! جب رمضان میں خسوف وکسوف ہو چکا تو پھر یہ اعتراض پیش کیا گیا کہ یہ کسوف وخسوف حدیث کے لفظوں کے مطابق نہیں کیونکہ حدیث میں یہ ہے کہ چاند کو گرہن اول رات میں لگے گا اور سورج کو گرہن درمیان کی تاریخ میں لگے گا حالانکہ اس کسوف وخسوف میں چاند کو گرہن تیرھویں رات میں لگا اور سورج کو گرہن اٹھائیس تاریخ کو لگا اور جب ان کو سمجھایا گیا کہ حدیث میں مہینے کی پہلی تاریخ مراد نہیں اور پہلی تاریخ کے چاند کو قمر نہیں کہہ سکتے اس کا نام تو ہلال ہے اور حدیث میں قمر کا لفظ ہے نہ ہلال کا۔ سو حدیث کے معنی یہ ہیں کہ چاند کو اس پہلی رات میں گرہن لگے گا گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات ہے یعنی مہینے کی تیرھویں رات اور سورج کو درمیان کے دن میں گرہن لگے گا یعنی اٹھائیس تاریخ جو اس کے گرہن کے دنوں میں سے درمیانی دن ہے۔

دوسرا عذر یہ بنایا کہ حدیث کے رجال میں ایک راوی اچھا نہیں تھا۔ ان کو کہا گیا کہ جبکہ حدیث کی پیشگوئی پوری ہوگئی تو جرح جس کی بناء شک پر ہے اس یقینی واقعے کے مقابل پر جو حدیث کی صحت پر ایک قوی دلیل ہے کچھ چیز ہی نہیں یہی اصول محدثین کا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ شک یقین کو رفع نہیں کرسکتا۔ پیشگوئی کا اپنے مفہوم کے مطابق ایک مدعی مہدویت کے زمانے میں پوری ہو جانا اس بات پر یقینی گواہی ہے کہ جس کے منہ سے یہ کلمات نکلے تھے اس نے سچ بولا ہے لیکن یہ کہنا اس کی چال چلن میں ہمیں کلام ہے یعنی مدعی کے یا ایک شکی امر ہے اور کبھی کاذب بھی سچ بولتا ہے یعنی کبھی جھوٹا بھی سچ بول سکتا ہے۔ ماسوائے اس کے یہ پیشگوئی اور طریق سے بھی ثابت ہے اور حنفیوں کے بعض اکابر نے بھی اس کو لکھا ہے۔ پھر یہ کہا کہ مسیح موعود نشان کے ظہور کے بعد عنقریب ظاہر ہوگا۔ مگر یہ ان کا جواب بھی بودا اور باطل ثابت ہوا کیونکہ اگر کوئی اور امام ہوتا تو جیسا کہ حدیث کا مفہوم ہے وہ امام صدی کے سر پر آنا چاہئے تھا مگر صدی سے بھی پندرہ برس گزر گئے اور کوئی امام ان کا ظاہر نہیں ہوا۔ پھر یہ بھی کہ گواہ مدعی کے بعد آتا ہے نہ کہ پہلے۔

س: حضرت مسیح موعود نے کسوف وخسوف کا نشان اپنے حق میں ظاہر ہونے کا اظہار کن الفاظ میں کیا؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے کسوف وخسوف کا نشان ظاہر ہوا اور صدہا آدمی اس کو دیکھ کر ہماری جماعت میں داخل ہوئے اور اس کسوف وخسوف سے ہم کو خوشی پہنچی اور مخالفوں کو ذلت۔ کیا وہ قسم کھا کر کہہ سکتے ہیں کہ ان کا دل چاہتا تھا کہ ایسے موقع پر جو ہم مہدی موعود کا دعویٰ کر رہے ہیں کسوف وخسوف ہو جائے اور بلاد عرب میں اس کا نام ونشان نہ ہو اور پھر جبکہ خلاف مرضی ظاہر ہو گیا تو بیشک ان کے دل دکھے ہوں گے اور ان میں اپنی ذلت دیکھتے ہوں گے۔

س: مولوی بدرالدین صاحب نے سورج گرہن دیکھ کر کیا کہا؟

ج: حضور انور نے فرمایا! حضرت غلام محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ خاکسار اپنے گاؤں کے ایک مولوی بدرالدین صاحب کے گھر کے سامنے ان کے ہمراہ کھڑا تھا کہ دن میں سورج کو گرہن لگا اور مولوی صاحب نے فرمایا سبحان اللہ مہدی صاحب کے علامات ظہور میں آ گئے اور ان کی آمد کا وقت آ پہنچا۔ بعد کچھ عرصہ گزرنے کے مولوی صاحب احمدی ہو گئے۔

س: حافظ محمد حیات صاحب نے اپنے مضمون میں کسوف خسوف کے حوالہ سے کیا لکھا؟

ج: فرمایا! حافظ محمد حیات صاحب آف لالیاں اپنے ایک مضمون ''لالیاں میں احمدیت'' میں لکھتے ہیں 1894ء میں سورج اور چاند گرہن کے نشان کو پورا ہونے کی وجہ سے بھی لوگوں کے دلوں میں یہ جستجو پیدا ہوئی کہ امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے۔ چنانچہ لالیاں سے تین افراد شیخ امیر الدین صاحب، میاں صاحب دین صاحب اور میاں محمد یار صاحب پیدل سفر کر کے براستہ بٹالہ قادیان پہنچے۔ بعض روایات میں دو افراد کا ذکر ہے۔ بہرحال اس وفد کو بٹالہ میں روک کر کہا گیا کہ جس شخص نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہوا ہے وہ تو نعوذ باللہ جھوٹا ہے کیونکہ اس نے ایک نہیں سات دعوے کئے ہوئے ہیں۔ تم کس کس دعوے پر ایمان لاؤ گے۔ لہٰذا یہیں سے واپس چلے جاؤ یہ سن کر شیخ امیر الدین صاحب نے جواب دیا۔ (پڑھے لکھے نہیں تھے لیکن جواب بڑا دیا) کہنے لگے کہ اگر اس نے سات مختلف دعوے کئے ہیں تو پھر بھی وہ سچا ہے۔ اس نے تو ابھی اور بھی دعوے کرنے ہیں اور دلیل یہ دی انہوں نے اپنے مطابق کہ مثلاً یہاں پر تم سب سات آدمی ہو اور میں اکیلا ہوں۔ تم سب میرے ساتھ مقابلہ کرو اور کشتی کرو اگر میں تم سب کو پچھاڑ دوں تو پھر میں ایک ہوا یا سات۔ یعنی سات پر بھاری ہو گیا اور فرمایا کہ امام الزماں نے تو ساری دنیا کے مختلف مذاہب کا مقابلہ کرنا ہے اس لئے ان کے اور بھی دعوے ہوں گے۔ اس پر وہ سب لاجواب ہو گئے۔ جب قادیان پہنچے تو اس وقت حضرت مسیح موعود بیت مبارک میں تشریف فرما تھے مجلس لگی تھی۔ ان ساتھیوں کا تعارف حضور سے کروایا گیا شیخ صاحب نے عرض کیا کہ حضور ہم لالیاں سے آئے ہیں حضور نے پوچھا کہ لالیاں کہاں ہے۔ حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب نے عرض کیا حضور! لالیاں کڑانہ اور لک بار کے پاس ہے جس پر حضور نے فرمایا کہ ہاں ہاں وہ لک اور لالی۔ حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب نے عرض کیا کہ حضور یہ ہمارے پڑوسی ہیں۔ پھر سفر کے تمام حالات اور واقعات حضور کے سامنے عرض کئے۔ جب حضور نے بٹالوی صاحب کے شاگردوں کا واقعہ سنا تو حضور نے فرمایا دیکھو یہ کیسا اَن پڑھ شخص ہے اس نے کیسا جواب دیا۔ لاجواب کر دیا اس کو کس نے سکھایا اس کو خدا نے سکھایا۔ یہ الفاظ حضور نے تین مرتبہ دھرائے۔ حضور نے پھر ان کو ارشاد فرمایا کہ آپ چند دن ہمارے پاس رہیں۔ تین دن تک یہ حضور کی مجلس میں رہے۔ حضور کے ساتھ سیر پر بھی جاتے رہے۔ وہ نشانیاں جو لالیاں کے علماء نے بتائی تھیں ان کا جائزہ بھی لیا۔ اپنی آنکھوں سے ان نشانیوں کو پورا ہوتے دیکھا۔ آخرکار بیعت کی درخواست کی۔ اس پر حضور نے فرمایا ابھی کچھ دن اور ہمارے پاس رہیں۔ یہ سن کر شیخ صاحب آبدیدہ ہو گئے اور اپنے پاؤں آگے کر کے حضور کو دکھائے اور عرض کی کہ حضور اتنی لمبی مسافت سے ہمارے پاؤں سوج گئے ہیں۔ اتنی تکلیف ہم نے برداشت کی ہے اور ہم نے آپ کو سچا مہدی پایا ہے۔ نہ جانے زندگی ساتھ دے یا نہ دے ہماری بیعت قبول فرمائیں۔ چنانچہ پھر وہاں (بیت) مبارک میں ان کی دستی بیعت ہوئی۔

س: حضور انور نے حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کے والد میاں امام الدین کے قبولیت احمدیت کا ذکر کن الفاظ میں فرمایا؟

ج: فرمایا! حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کے دادا قاضی مولا بخش صاحب تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر کے معروف اہلحدیث خطیب تھے۔ جب نشان کسوف وخسوف ظاہر ہوا تو انہوں نے ایک خطبے میں کہا کہ یہ امام مہدی کے ظہور کا نشان ہے اب ہمیں انتظار کرنا چاہئے کہ امام موعود کب اور کہاں سے ظاہر ہوتا ہے۔ اس خطبے کا خاطر خواہ اثر ہوا۔ چنانچہ مولانا ابوالعطاء صاحب کے والد حضرت میاں امام الدین صاحب کو مدعی کا علم ہوا اور کچھ مطالعہ اور غور وفکر کے بعد حضرت مسیح موعود کی تصدیق اور بیعت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

س: حضرت مولانا ابراہیم بقاپوری صاحب نے کسوف وخسوف کے ظاہر ہونے پر دو اشخاص کے احمدیت میں داخل ہونے کا کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

ج: فرمایا! مولانا ابراہیم صاحب بقاپوری بیان فرماتے ہیں کہ دو شخص جو باپ بیٹا تھے ایک مولوی کے پاس آکر کہنے لگے کہ وہ حدیث جس میں کسوف وخسوف کا ذکر امام مہدی کے ظہور کے لئے آیا ہے صحیح ہے۔؟ مولوی صاحب نے کہا کہ حدیث تو صحیح ہے؟ مگر مرزا صاحب کے پھندے میں نہ پھنس جانا کیونکہ وہ اس کو اپنے دعوے کی تصدیق میں پیش کرتے ہیں اور یہ حدیث امام مہدی کی پیدائش کے متعلق ہے نہ کہ دعوے کی دلیل کے لئے ہے۔ باپ نے کہا مولوی صاحب جو میں نے آپ سے بات پوچھی اس کا جواب آپ نے دے دیا ہے باقی رہا یہ کہ وہ کس پر چسپاں ہوتی ہے تو اس کے متعلق عرض ہے کہ میری ساری عمر مقدمہ جات میں گزری ہے مگر مجھے سرکار نے کبھی گواہ لانے کے لئے نہیں کہا تھا جب تک کہ میں پہلے دعویٰ نہ کرتا۔ یہی حال مرزا صاحب کا ہے کہ ان کا دعویٰ تو پہلے سے ہی ہے اور اب یہ کسوف وخسوف ان کے دعوے کی دلیل کے طور پر ہیں اس پر مولوی صاحب خاموش ہو گئے اور دونوں باپ بیٹا اپنے گاؤں چلے

باقی صفحہ 7 پر

مکرم اویس نصیر صاحب

پہلے عربی نوبیل انعام یافتہ ادیب نجیب محفوظ

عربی میں ''یا امی '' کا مطلب ہے کہ اے میری والدہ۔اسی لفظ کو مصر والے اپنے عام لہجہ میں یمہ کہتے ہیں۔جو فصاحت و بلاغت سے خالی ہے۔نجیب محفوظ کا ایک شعر ہے کہ

عصفوری یمہ عصفوری
لالعب و اوریلہ اموری

یعنی: اے میری ماں! یہ میری چڑیا ہے، یہ میری چڑیا ہے میں اس کے ساتھ کھیلتا ہوں اور اپنے کام اسے دکھاتا ہوں۔

عربی جاننے والے جانتے ہیں کہ اس شعر کی حالت کتنی نازک ہے۔جس کے کلمات عربی لہجہ عامیہ کے ہیں۔گو کہ یہ ان کے بچپن کا شعر ہے مگر یہ سادہ سا شعر ان کے اس ابتدائی زمانہ کے عربی ادب سے لگاؤ کا آئینہ دار ہے۔

اور پھر واقعۃً ان کے عربی ادب سے عشق کی ایک انتہا یہ ہوئی کہ 1988ء میں وہ نوبیل انعام کے حقدار ہو گئے۔

نجیب محفوظ 11 دسمبر 1911ء کو قاہرہ، مصر کے علاقہ جمالیہ میں پیدا ہوئے۔بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔ابتدائی تعلیم کے بعد فلسفہ کی تعلیم فؤاد الاول یونیورسٹی سے حاصل کی جسے آج کل قاہرہ یونیورسٹی کہا جاتا ہے۔1934ء تا 1971ء مختلف حکومتی اداروں میں ملازمت کی۔28 ستمبر 1953ء کو عطیۃ اللہ ابراہیم سے شادی ہوئی۔جن کے بطن سے دو بیٹیاں ام کلثوم اور فاطمہ پیدا ہوئیں۔بچپن سے ہی لکھنے کا شوق تھا جس کا اظہار اپنے ایک انٹرویو میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں اس طرح کرتے ہیں۔''میں نے اپنی کاپیوں میں اس وقت ہی لکھنا شروع کر دیا تھا جس وقت میں سکول میں پڑھتا تھا۔میں کلاسیکل عربی کتب لکھنے والوں میں سے المنفلوطی، طہٰ حسین، العقاد سے بہت متاثر تھا۔انہوں نے ہی مجھے لکھنے کی طرف متوجہ کیا۔

1990ء میں مکتبہ لبنان کی طرف سے نجیب محفوظ کے ادب کا ادبی حصہ پانچ جلدوں میں بنام (المولفات الکاملہ) چھپا تھا۔جس میں ان کے پینتالیس ناول شامل ہیں۔نجیب محفوظ نے فلسفہ کی تعلیم حاصل کی مگر اس دوران بھی عربی ادب ذہن میں سوار رہتا تھا۔چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

''میں ایک ہاتھ میں فلسفہ کی کتاب پکڑتا تھا اور دوسرے ہاتھ میں توفیق الحکیم، یحیی حقی اور طه حسین کے مختصر قصے ہوتے تھے۔میں نے ارادہ کر لیا کہ فلسفہ کو چھوڑ کر ان کے ساتھ چلنا شروع کر دوں۔''
(المولفات الکاملۃ۔المجلد الاول۔المولف، ک۔ مکتبہ لبنان۔الطبعۃ الاولی 1990ء)

جب مصری اخبار الاھرام میں ان کا ناول اولاد حارتنا (ہمارے محلے کے بچے) شائع ہونا شروع ہوا تو شدید تنازعات پیدا ہو گئے اور یہ تنازعات مذہبی نوعیت کے تھے۔جس کی مخالفت الازہر یونیورسٹی کے بعض علماء نے بھی کی اور نتیجۃً اس کی اشاعت رک گئی اور اسی وجہ سے ہی یہ ناول پہلی مرتبہ لبنان سے شائع ہوا۔میری بعض مصریوں سے بات ہوئی تو ان کی گفتگو سے محسوس ہوا کہ آج بھی مصر میں ایک اہم طبقہ ان کے اس ناول کا مخالف ہے گو اس ناول کے حمایتی بھی کافی تعداد میں ہیں۔

نجیب کے مختلف ناول فلموں اور ڈراموں کی صورت میں بھی سامنے آتے رہے ہیں مثلاً الشحاذ، ثرثرة فوق النیل، زقاق المدق، بدایہ و نھایہ، السراب، بین القصرین، قصر الشوق، السکریہ۔اسی طرح نجیب محفوظ کا مشہور تاریخی ناول عبث الاقدار بھی ڈرامہ کی صورت میں الاقدار کے نام سے اور ملحمة الحرافیش بنام التوت و النبوت نشر ہو چکا ہے۔

نجیب محفوظ۔نام رکھنے میں حکمت

نجیب محفوظ بیان کرتے ہیں۔

ایک دن میں نے اپنی والدہ سے پوچھا کہ محفوظ کون ہے؟ میرے والد کا نام تو عبدالعزیز ہے پھر مجھے نجیب محفوظ کے نام سے کیوں پکارتی ہو؟ اس پر والدہ مسکرائیں اور کہا کہ تم نجیب محفوظ ہو۔یہ تمہارا نام ہے اور تمہارے والد کا نام عبدالعزیز ہے۔اس نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ تمہاری ولادت کے وقت دائی نے کسی ڈاکٹر کو بلانے کا مشورہ دیا کیونکہ میری حالت خراب تھی۔تو تمہارے والد مصر کے مشہور ڈاکٹر کے پاس گئے۔اس طرح اللہ کی مدد سے ڈاکٹر نجیب محفوظ نے تمہیں سلامت رکھا۔اسی وجہ سے اس ڈاکٹر کے نام کی مطابقت سے تمہارا نام نجیب محفوظ رکھا۔

(کتاب ''انا نجیب محفوظ'' مولف۔ابراہیم عبدالعزیز۔ صفحہ 31۔الطبعۃ الاولی 2006ء۔مصر)

عربی پڑھانے والے اساتذہ کی فضیلت

نجیب محفوظ لکھتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے عربی ادب اور عربی ثقافت کی طرف مائل ہونے میں ہمارے عربی پڑھانے والے اساتذہ کا بہت اہم کردار ہے۔کیونکہ وہ صرف مقررہ نصاب پڑھانے تک محدود نہیں رہتے تھے بلکہ اپنے درس میں ادبی حکایات اور اشعار بھی جاری رکھتے تھے۔ہم ان سے ان کے مصادر کے متعلق پوچھتے تھے۔تو وہ قدیم عربی لٹریچر کا ہمیں بتاتے تھے۔اسی وجہ سے میں نے وہ کتابیں پڑھنی شروع کر دیں تھیں جو کہ میرے ساتھی نہیں پڑھتے تھے اور نہ اس کے بارے میں جانتے تھے جیسا کہ الکامل، الامالی۔اسی طرح عصر حاضر کی طرف بھی توجہ کی جیسا کہ منفلوطی کی کتب وغیرہ۔

(کتاب ''انا نجیب محفوظ'' مولف۔ابراہیم عبدالعزیز۔ صفحہ 63۔الطبعۃ الاولی 2006ء۔مصر)

پہلے قصے کی اشاعت

اپنے پہلے قصے کے متعلق لکھتے ہیں۔

میرا پہلا قصہ بنام (ملوک تحت الارض) مجلّہ شباب۔للمرحوم محمود عزمی میں پہلی مرتبہ 1930ء میں چھپا۔

مصر کے مشہور ادیب توفیق الحکیم کے متعلق نجیب محفوظ لکھتے ہیں۔

توفیق الحکیم کا جو اثر میری زندگی میں ہے وہ آپ کے تصور سے بھی زیادہ ہے۔اگر توفیق الحکیم نہ ہوتا تو میں ادیب نہ ہوتا۔میں فلسفہ پڑھتا تھا اور اپنی زندگی کا حاشیہ ادب کو تصور کرتا تھا۔جب توفیق الحکیم ادب میں داخل ہوئے اس وقت ہم نے اس کی اہمیت کو سمجھا۔

نوبیل انعام کا حصول

نجیب محفوظ نے جس محنت اور لگن سے ایک ایسی کامیابی حاصل کی جو ہر ایک محنتی عالم و فاضل کے لئے قابل تقلید نمونہ ہے۔انہوں نے اس کامیابی تک پہنچنے کے لئے جو راستہ اپنایا اس کی اپنی ایک خاص ممتاز حیثیت ہے۔اس کا ذکر وہ خود ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

''میں بہت خوش ہوں کیونکہ میں نے یہ اصول توڑ دیا ہے کہ موجودہ دور میں کسی چیز کو حاصل کرنے کے لئے مختلف مواقع تعلقات اور متعدد روابط کی ضرورت ہوتی ہے۔میں یہ نہیں کہتا کہ میں نے نیا اصول قائم کر دیا ہے۔بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں نے پرانا رائج اصول ختم کر دیا ہے۔اور ہر ایک مجتہد کے لئے میں نے ایک نمونہ قائم کر دیا کہ اگر وہ کام کی طرف توجہ دے اور اس پر دوام اختیار کرے تو نوبیل انعام حاصل کرنا اس کے لئے ناممکن نہیں۔''

نجیب محفوظ صاحب ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

مجھے ہمیشہ ڈاکٹر لویس عوض (LOUIS AWAD) کی وہ بات یاد رہتی ہے۔جو نوبیل انعام کے حصول کے وقت انہوں نے کہی۔انہوں نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ نوبیل انعام حاصل کر لینا کوئی بڑی بات نہیں بلکہ اصل بات تو یہ ہے کہ بڑے بڑے علماء اور نقاد اس کامیاب ہونے والے کا استقبال کس طرح کرتے ہیں۔مجھے پہلے تو ان کی اس بات پر بڑا تعجب آیا اور میں نے کہا کہ جب میں اس عظیم انعام کو حاصل کر رہا ہوں تو ان کو اس وقت یہ بات سوجھی ہے؟ مگر اس کے بعد میں نے غور کیا تو ان کی بات بالکل درست معلوم ہوئی کہ نوبیل انعام کا حصول تو کامیابی کی طرف پہلا قدم ہے۔مگر اصل مقصد تو تب پورا ہوگا جب میرا کام دنیا کے بڑے بڑے لکھنے والوں اور ثقہ علماء کے سامنے آئے گا۔

کتب کے مختلف زبانوں میں تراجم

نجیب محفوظ کی کتب کا مختلف زبانوں میں ترجمہ ہوا ہے۔ایک فلسطینی اخبار القدس میں ایک مضمون نگار اس کا تذکرہ اس طرح کرتا ہے۔

''نجیب محفوظ کو فوت ہوئے آٹھ سال ہو گئے اور ان کی روایات ابھی تک سپینش زبان میں ترجمہ ہو رہی ہیں اور دن بدن اسے ادبی حلقہ میں ایک مقام حاصل ہو رہا ہے خواہ وہ سپین ہو یا امریکا۔

نجیب محفوظ کے بعض مشہور ناول

عبث الاقدار 1939ء، کفاح طیبہ 1944ء، القاہرہ الجدیدہ 1946ء، زقاق المدق 1947ء، بین القصرین 1956ء، قصر الشوق 1956ء، السکریہ 1957، ثرثرة فوق النیل 1966ء، حضرة المحترم 1975ء۔

ملحمۃ الحرافیش 1977ء، لیالی الف لیلۃ ولیلۃ 1982ء، العایش فی الحقیقہ 1985ء، صباح الورد 1987ء۔

نجیب محفوظ کے بعض مختصر قصے:

ھمس الجنون 1948ء، دنیا اللہ 1963ء، بیت سئی السمعۃ 1965ء، خمارة القط الاسود 1969ء، حکایۃ بلا نھایۃ ولا بدایۃ 1971ء، شھر العسل 1971ء، الجریمۃ 1973ء، الفجر الکاذب 1988ء، اھل الھوی 1988ء۔

نجیب محفوظ بیان کرتے ہیں۔

ایک دن میں نے ایک قصہ (مش قد کدہ) لکھا۔اہرام (ایک مشہور مصری اخبار) نے بڑی خوشی کا اظہار کیا اور اسے بڑے اچھے طریق سے نشر کیا اور مجھے اس پر بہت تعجب ہوا۔میرے ایک سوڈانی دوست میرے پاس آئے اور کہا کہ آپ نجیب محفوظ نہیں بلکہ نجیب محظوظ ہو۔

فیشاوی قہوہ خانہ اور نجیب محفوظ

نجیب محفوظ کے متعدد ناولوں میں قہوہ خانوں کا ذکر ملتا ہے۔مثلاً ''قصر الشوق'' نامی ناول میں احمد عبدہ کے قہوہ خانے اور زقاق المدق نامی ناول میں قہوہ خانہ ''کرشتہ'' اسی طرح کرنک نامی ناول

باقی صفحہ 7 پر

مرتبہ: مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

ملکی اخبارات میں شائع ہونے والے مضامین سے حاصل مطالعہ

قرارداد پاکستان کے متعلق مفید حوالے

23 مارچ 1940ء کو بادشاہی مسجد کے قریب واقع منٹو پارک (اب اقبال پارک) لاہور میں مسلمانان ہند کا قائداعظم کی صدارت میں تاریخی اجلاس ہوا جس میں بنگال کے معروف مسلم لیگی لیڈر مولوی فضل حق نے اہم قرارداد پیش کی جو شروع میں قرارداد لاہور اور بعد میں بجا طور پر قرارداد پاکستان کے نام سے مشہور ہوئی۔ 23 مارچ کی قرارداد کی اہمیت کے پیش نظر مورخہ 23 اور 24 مارچ 2012ء کو قومی اخبارات بشمول روزنامہ نوائے وقت میں مختلف اہل علم وقلم کے مضامین شائع ہوئے۔ پہلے نوائے وقت کے اہم مضامین سے کچھ دلچسپ اور معلومات افزاء اقتباسات نذر قارئین کئے جاتے ہیں۔

قرارداد پاکستان کے ثمرات

مندرجہ بالا عنوان کے تحت علمی وادبی شخصیت ڈاکٹر حسین احمد پراچہ اپنے مضمون میں لکھتے ہیں:۔

23 مارچ 1940ء وہ خوش قسمت دن ہے جب منٹو پارک لاہور میں جہاں اب مینار پاکستان بڑے کروفر سے پابہ گل اور سربفلک ہے، وہاں قائداعظم کی صدارت میں تقریباً ایک لاکھ سے زائد فرزندان اسلام کا عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا جس میں برصغیر کے کونے کونے سے مسلم لیگ کے قائدین کارکنان اور عوام الناس نے شرکت کی“۔

قائداعظم نے صدارتی خطبے میں فرمایا:

ہم ہندوستان کے شمال مشرق اور شمال مغرب میں جن صوبوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ ایک نیا اسلامی ملک بنانا چاہتے ہیں۔ ہمیں یہ حق حاصل ہونا چاہئے کہ ہم ان صوبوں میں اسلامی حکومت قائم کریں۔ (کالم نمبر 2)

آگے چل کر صاحب مضمون تحریر کرتے ہیں۔

قائداعظم کے ولولہ انگیز اور دلائل سے بھرپور دانشمندانہ اور دانشورانہ صدارتی خطبے کے بعد شیر بنگال مولوی فضل الحق نے قائداعظم کی سربراہی میں مرتب کردہ قرارداد لاہور پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ اس ملک میں کوئی دستور مسلمانوں کے لئے قابل قبول نہ ہوگا۔ جب تک وہ مندرجہ ذیل اصولوں پر مرتب نہ ہو یعنی جغرافیائی اعتبار سے متصلہ علاقے الگ الگ خطے بنا دیئے جائیں اور جو علاقائی ترمیمیں ضروری سمجھی جائیں کرلی جائیں تاکہ ہندوستان کے شمال مغرب اور شمال مشرق میں جن علاقوں کے اندر مسلمانوں کو از روئے آبادی کثرت حاصل ہے وہ یکجا ہو کر آزاد ریاستیں بن جائیں۔ ان وحدتوں کے دستور میں اقلیتوں کے مذہبی، معاشی، سیاسی، انتظامی اور دیگر حقوق اور مفادات کی حفاظت کے لئے مؤثر انتظامات مہیا کئے جائیں۔

(روزنامہ نوائے وقت مورخہ 23 مارچ 2012ء)

قرارداد کی مخالفت

وقیع مضمون نگار پروفیسر محمد مظفر مرزا اپنے کالم قرارداد پاکستان کے آغاز میں لکھتے ہیں۔

پاکستان عزم عالی شان کی باسعادت و متبرک تخلیق بڑے طوفانوں، بڑے بڑے سنگین مرحلوں اور بے پناہ عذابوں کے بعد ہوئی...... برصغیر کا کوئی بھی وائسرائے یہ نہیں چاہتا تھا کہ برصغیر کو تقسیم کیا جائے یہ بات ان کے خواب وخیال میں بھی نہیں تھی۔ مسٹر نہرو، مسٹر گاندھی، مسٹر پٹیل، مسٹر راج گوپال اچاریہ اور ان کے دیگر حواری برصغیر کی تقسیم کو گئو ماتا کی تقسیم تصور کرتے تھے ملاحظہ فرمائیے کہ پوری آل انڈیا نیشنل کانگریس مخالف تھی، طرہ یہ کہ ایک مخصوص طبقہ اپنوں کا جو منبر ومحراب کے علمبرداران دین وسیاست تھے وہ بھی مخالف تھے کہ برصغیر کو تقسیم نہ کیا جائے۔ بہت سے تو کانگریس کے اجیران صد احترام میں شامل تھے۔

(نوائے وقت مورخہ 24 مارچ 2012ء)

تین راہنما اصول

مضمون نگار مصباح کوکب اپنے مضمون بعنوان 23 مارچ میں تحریر کرتی ہیں۔

23 مارچ ایک تاریخ ساز دن ہے۔ آج سے 72 برس قبل 1940ء کو منٹو پارک لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ کنونشن ہوا تھا جس کی صدارت قائداعظم نے کی تھی۔ اس کنونشن میں مشرقی بنگال کے اے کے فضل الحق نے پاکستان کے قیام کی قرارداد پیش کی تھی۔ پھر ایک دبلے پتلے نحیف جسم والے (قائداعظم) کی قیادت میں علیحدہ وطن کے حصول کی تحریک شروع ہوگئی تھی اس وقت مسلمان ایک قوم تھے ان میں جذبہ تھا، سچی لگن تھی، عزم وارادہ تھا، سب کی زبان پر تھا کہ لے کے رہیں گے پاکستان بن کے رہے گا پاکستان اور پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ

اس وقت مسلمان پنجابی، سندھی، سرحدی، بلوچی، بنگالی یا پٹھان ہرگز نہ تھے اور مذہبی کوئی شیعہ تھا اور نہ ہی سنی بلکہ صرف مسلمان تھے اور سب ایک تھے اور قائداعظم نے بھی مسلمانوں کو جمہوریت کے تین راہنما اصول ایمان (Faith) اتحاد (Unity) اور نظم وضبط (Discipline) سے روشناس کردیا تھا اور پھر انہی راہنما اصولوں پر عمل کرتے ہوئے مسلمانوں نے ایک منظم اور متحد قوم بن کر 1940ء سے 1947ء تک جدوجہد کرتے ہوئے سات سال کے مختصر عرصے میں علیحدہ وطن حاصل کرلیا۔ لیکن جونہی اس ملک کو بنانے والے اللہ کو پیارے ہوگئے تو ابن الوقت، مصلحت آمیز، اقتدار پرست، وڈیرہ شاہی اور جاگیردارانہ ذہنیت نے اجارہ داری قائم کرلی۔ وہ لوگ جو شریک سفر نہ تھے انہیں نوازا گیا اور ساتھ ہی لوٹ کھسوٹ کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہوگیا۔

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 23 مارچ 2012ء)

اعتراف شکست

پروفیسر محمد یوسف عرفان اپنے مضمون قرارداد پاکستان کی بازگشت میں تحریر کرتے ہیں:۔

قرارداد پاکستان کے وقت ہندی مسلمانوں کا قومی وملی شعور اس قدر بیدار متحرک اور مؤثر تھا کہ ہندو اکثریتی علاقوں کے مسلمانوں نے بھی آزاد اسلامی ریاست پاکستان کے حق میں سو فیصد ووٹ دیا جس کا مظہر 46-1945ء کے عام انتخابات کے نتائج ہیں۔ قائداعظم کی قیادت میں مسلم لیگ نے 7 سال کے اندر ساری مسلم آبادی کا واحد مطالبہ پاکستان بنا دیا۔ اس وقت ہر مسلمان خاص وعام کا ایک ہی نعرہ تھا کہ بٹ کے رہے گا ہندوستان بن کے رہے گا پاکستان، پاکستان بن گیا۔ قائداعظم کی حکمت عملی ایمان، اتحاد اور تنظیم تھی...... ہندو قوم کی پالیسی متحدہ قومیت اور متحدہ ہندوستان کی تھی جس کے لئے مسلم رابطہ عوام مہم شروع کی گئی اور ہندو مزاج عبدالغفار خان جیسے سرحدی گاندھی، جی ایم سید جیسے سندھی گاندھی، مولانا حسین احمد مدنی مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا ابوالاعلیٰ مودودی جیسے دینی اکابرین سے مدد لی گئی۔ قیام پاکستان کے بعد مذکورہ بالا سارے دینی طبقے نے اپنی سیاسی شکست تسلیم کی۔

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت 23 مارچ 2012ء)

جناب مجید نظامی کچھ تاریخی حقائق بیان کرتے ہیں:۔

نوائے وقت گروپ کے ایڈیٹر انچیف جناب مجید نظامی نے تقریب یوم پاکستان کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے کہا:

قرارداد پاکستان منظور ہونے کے بعد سات سال کے مختصر عرصہ میں انگریزوں، ہندوؤں اور سکھوں کی مخالفت کے باوجود پاکستان معرض وجود میں آگیا۔ پاکستان کے مخالفین میں مسلمان بھی تھے جن میں کانگریسی مسلمان، احراری مسلمان اور خاکسار مسلمان شامل تھے۔ ...... دو قومی نظریہ پاکستان کی بنیاد ہے یعنی ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قوم تھے اور ہیں۔

(نوائے وقت مورخہ 24 مارچ 2012ء ص 6 کالم 6)

قرارداد لاہور کی تاریخی اہمیت

مندرجہ بالا عنوان کے تحت معروف صحافی احسان اللہ ثاقب اپنے مضمون کے شروع میں تحریر کرتے ہیں۔

قرارداد لاہور کی تاریخی اہمیت مسلمہ ہے۔ یہ قرارداد 23 مارچ 1940ء کو لاہور کے منٹو پارک (موجودہ اقبال پارک) میں لاکھوں فرزندان اسلام نے منظور کی۔ اس قرارداد کی تاریخی اہمیت کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اس نے مسلمانان ہند کے لئے ایک الگ آزاد خود مختار مسلم ریاست کا نصب العین متعین کیا جس کے نتیجے میں صرف سات سال اور 5 ماہ کے قلیل عرصہ میں توحید ورسالت کے پروانوں کو خود مختار وطن عزیز حاصل ہوگیا۔ یہ قرارداد مسلمانوں کے سچے جذبات اور احساسات کی آئینہ دار تھی اس کا جادو سر چڑھ کر بولا جذبوں کی سچائی کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ اگرچہ اس قرارداد میں پاکستان کا لفظ کہیں بھی استعمال نہیں کیا گیا ہے مگر اس کے باوجود اسے قرارداد لاہور کی بجائے زیادہ تر قرارداد پاکستان کا نام دیا جاتا ہے۔

مضمون نگار لکھتے ہیں:۔

قرارداد لاہور کی منظوری کے بعد پشاور سے لے کر چاٹگام تک مسلم قوم آزادی حاصل کرنے کے لئے دشمن کے سامنے ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئی شہر شہر گاؤں گاؤں ہر زبان پر یہ نعرے تھے آزادی کا مطلب کیا۔ لا الٰہ الا اللہ بن کے رہے گا پاکستان۔ لے کے رہیں گے پاکستان۔ دوسری جانب قرارداد لاہور نے ہندو قیادت کو بوکھلاہٹ میں مبتلا کر دیا۔ مثال کے طور پر گاندھی نے مسلمانوں کے الگ وطن کے مطالبے اور تقسیم ہند کی تجویز کو ناقابل عمل قرار دیا۔ مگر قائداعظم نے ہندو راہنماؤں کے اعتراضات کو رد کرتے ہوئے کہا:

قدرت نے پہلے ہی ہندوستان کو تقسیم کر رکھا ہے اور اس کے حصے علیحدہ علیحدہ ہیں۔ ہندوستان کے نقشے پر مسلم ہندوستان اور ہندوستان پہلے ہی موجود ہیں۔ بالآخر 14 راگست 1947ء کو قرارداد لاہور نے اپنا تاریخی رنگ دکھایا جب اسلامی ریاست پاکستان آزاد دنیا کے نقشہ پر ابھری۔

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 24 مارچ 2012ء)

پہلی بار علیحدہ وطن کا مطالبہ اور ہندو پریس کا فائدہ مند پروپیگنڈا

کہنہ مشق مضمون نگار قیوم نظامی اپنے مضمون 23 مارچ کی قرارداد کا پس منظر کے آغاز میں لکھتے ہیں۔

23 مارچ 1940ء کی قرارداد لاہور اس لحاظ سے تاریخی اہمیت کی حامل ہے کہ تحریک پاکستان کے دوران بھارت کے مسلمانوں نے پہلی بار اس

قرارداد کے ذریعے ایک علیحدہ وطن حاصل کرنے کا مطالبہ کیا اور وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ ایک ہی وطن میں ہندوؤں کی بالادستی میں رہنا مسلمانوں کے مفاد میں نہیں ہے۔ 1940ء کی قرارداد چونکہ پہلی قرارداد تھی جس میں مسلمانوں کی منزل کی نشاندہی کی گئی تھی اور جسے تاریخی شہر لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل باڈی کونسل کے اجلاس میں قائداعظم کی صدارت میں پُرجوش انداز میں منظور کیا گیا تھا لہٰذا ہر سال اس تاریخی قرارداد کی یاد منائی جاتی ہے۔ 1940ء کی قرارداد پریس میں شائع ہوئی تو اس پر پورے بھارت میں تبصرے ہوئے۔ بیانات جاری ہوئے۔ کالم لکھے گئے۔ بھارت کے ہندو لیڈروں نے قرارداد لاہور کو قرارداد پاکستان کا نام دیا جسے مسلمانوں نے قبول کرلیا۔

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 23 مارچ 2012ء)

تحریک پاکستان کے ایک دیرینہ کارکن چودھری ایم اے شیدا اپنے مضمون یوم پاکستان تاریخ کے آئینے میں رقمطراز ہیں۔

جب قیام پاکستان کی راہ میں انگریز اور ہندو سامراج کی جانب سے ایک نہیں سینکڑوں پتھر لڑھکائے گئے تھے لیکن ایک بھی پتھر ہمارا راستہ نہیں روک سکا تھا۔ ایسا کیونکر ممکن ہوا؟ یہ سوچتے ہوئے ہم ہمیشہ تاریخ سے جواب طلب کرتے ہیں اس لئے کہ تاریخ ہمیشہ صحیح جواب دیتی ہے اور اس سلسلہ میں کسی بخل سے کام نہیں لیتی۔ تاریخ بتاتی ہے کہ راستے کے بھاری پتھر سے نبٹنے کے لئے اتحاد، ایمان، نظم وضبط اور اولوالعزم قیادت ہی کام آتی ہے تحریک پاکستان کے فیصلہ کن دور میں ایسی قیادت ہمارے رب کی طرف سے ایک نعمت کی صورت میں ہمیں میسر آئی۔ مشیت الٰہی نے ہم محکوموں کی قیادت کے لئے حضرت قائداعظم محمد علی جناح کی ذات کو منتخب کیا جس نے دشمن کے وضع کردہ ہتھیاروں ہی سے اس کو زیر کیا اور مطالبہ پاکستان منوا کر چھوڑا۔ ...... تحریک پاکستان کے ایک مخلص اور فعال کارکن ہونے کی حیثیت سے میرا یہ مشاہدہ بھی ہے کہ ہم نے حصول پاکستان کی خاطر انگریز اور ہندو دونوں قوموں سے عسکری جنگ نہیں لڑی اور نہ ہی اس سلسلہ میں پانی پت کی چوتھی جنگ ہوئی اور نہ ہی ہم نے جسمانی طور پر انگریز کو دھکیل کر سمندر کی لہروں کے سپرد کیا بلکہ ہم نے دونوں قوموں سے یہ جنگ آزادی فکری اور ذہنی محاذ پر لڑی اور وہ طریقہ اختیار کیا جو جمہوری عمل کے دائرہ میں آتا تھا۔ (کالم نمبر 2,1)

اتحاد کی ضرورت

صاحب مضمون اپنے مضمون کے آخری کالم میں ایک اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلاتے ہیں:۔

موجودہ بحرانی دور میں دنیاوی مسائل کے علاوہ جو ایک سب سے بڑا مسئلہ ہمیں درپیش ہے وہ یہ ہے کہ پاکستانیوں کو ایک مضبوط اور متحد قوم کے سانچے میں ڈھالا جائے۔ ہمہ گیر انفرادی کردار اور اعلیٰ قدروں کی تخلیق کے بغیر نہ تو کوئی قوم کامیاب ہوسکتی ہے اور نہ ہی کوئی ملک ترقی یافتہ بن سکتا ہے۔ دو قومی نظریہ خود پاکستان کی آزادی کا دوسرا نام ہے۔ غلام قوموں کی نہ کوئی قومیت ہوتی ہے اور نہ ان کا کوئی وطن ہوتا ہے۔ آزادی کا بوجھ منتشر قوم اٹھا نہیں سکتی اور جب تک نظریاتی محاذ قائم رہیں ایک قوم زندہ رہتی ہے جب نظریاتی محاذ ہاتھ سے نکل جائے تو گولہ بارود، آتشیں اسلحہ اور ایٹمی ہتھیار بھی کام نہیں آتے۔

(از مضمون مطبوعہ نوائے وقت مورخہ 24 مارچ 2012ء)

(الف) روزنامہ جنگ مورخہ 23 مارچ 2012ء (اشاعت خصوصی) کے ایک نمایاں مضمون 23 مارچ 1940ء کی قرارداد، تاریخ اور موجودہ افادیت میں صاحب مضمون ڈاکٹر سید جعفر احمد جو پاکستان سٹڈی سنٹر جامعہ کراچی میں ڈائریکٹر ہیں۔ اپنے مندرجہ بالا مضمون میں لکھتے ہیں۔

23 مارچ 1940ء کو لاہور میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں شیر بنگال مولوی ابوالقاسم فضل الحق کی طرف سے پیش کردہ قرارداد تاریخی اہمیت کی حامل ایک دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس قرارداد کو بعدازاں قرارداد پاکستان کے نام سے موسوم کیا گیا۔ حالانکہ اس میں پاکستان کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا تھا۔ جبکہ پاکستان کی اصطلاح ہندوستان کے سیاسی وصحافتی حلقوں میں جانی پہچانی تھی۔ چوہدری رحمت علی 1933ء میں لندن سے شائع ہونے والے اپنے ایک کتابچے Now or Never میں پہلی بار یہ اصطلاح پیش کرچکے تھے اور ساتھ ہی انہوں نے مذکورہ کتابچے میں اس اصطلاح کی وجہ تسمیہ بھی بیان کردی تھی لیکن چوہدری رحمت علی کے خاکے کو مسلم لیگ نے سرکاری طور پر قبول نہیں کیا تھا۔ چنانچہ 23 مارچ 1940ء کو ایک اہم قرارداد پیش کرتے وقت پاکستان کا لفظ مسلم لیگ کی جانب سے اپنے مجوزہ آئینی خاکے کے لئے استعمال نہیں کیا گیا۔ البتہ پریس نے اس قرارداد کی مجوزہ سکیم کو تصور پاکستان ہی قرار دیا اور بعد میں خود مسلم لیگ نے بھی یہی اصطلاح اختیار کی۔ قرارداد لاہور یا قرارداد پاکستان دو اعتبار سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ایک تو اس کی تاریخی اہمیت ہے، یہ تاریخ کے طالب علموں پر واضح کرتی ہے کہ متحدہ ہندوستان کے آئینی اور سیاسی ارتقاء میں یہ ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس قرارداد کی دوسری اہمیت یہ بیان کی جاسکتی ہے کہ قیام پاکستان کے بعد اس سے کسی قسم کی راہنمائی اور روشنی حاصل کی جاسکتی ہے۔ (کالم نمبر 1)

(از مضمون مطبوعہ جنگ مورخہ 23 مارچ 2012ء)

سید انور قدوائی اپنے کالم قلم کی آواز مطبوعہ جنگ کے شروع میں تحریک کرتے ہیں۔

قوموں کی تاریخ میں چند دن ایسے ہوتے ہیں جو یادگار کہلاتے ہیں۔ ان کی ہی نسبت اس ملک و قوم کی پہچان قرار پاتی ہے اس لئے لازم ہے کہ بڑی احتیاط، ذمہ داری اور چھان پھٹک کر ان کا تعین کیا جائے۔ جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کی جدوجہد آزادی کی تاریخ میں قرارداد لاہور ایک اہم اور بنیادی ستون ہے کہ جس دن یہ قرارداد منظور ہوئی یہ وہ دن تھا جب برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں نے اپنی منزل کا حتمی تعین کیا اور انہوں نے اپنے علیحدہ وطن کی تحریک کا از سر نو آغاز کیا۔

(از مضمون مطبوعہ روزنامہ جنگ 23 مارچ 2012ء)

(ج) قرارداد پاکستان

کا متن

روزنامہ جنگ (اشاعت خاص) میں مندرجہ بالا عنوان کے تحت درج ہے۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا 27 واں اجلاس مارچ 1940ء کو منٹو پارک لاہور میں منعقد ہوا۔ اجلاس کے حاضرین کی تعداد ایک لاکھ سے زائد بتائی جاتی ہے۔ اس اجلاس میں بنگال کے وزیراعلیٰ شیر بنگال مولوی فضل الحق نے درج ذیل قرارداد پیش کی جو منظور کرلی گئی۔

مسلم لیگ کا یہ اجلاس پُرزور الفاظ میں واضح کرتا ہے کہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ موجودہ صورتحال میں ناقابل عمل ہونے کے باعث مسلمانان ہند کے لئے کلی طور پر ناقابل قبول ہے۔

ہندوستان کے مسلمان صرف اس دستوری ڈھانچے کو اس ملک میں قابل عمل سمجھیں گے جسے قریب کرتے ہوئے حسب ذیل اصولوں کو مدنظر رکھا گیا ہو۔

جغرافیائی طور پر متصل وحدتوں کے صوبے اس طرح واضح کئے جائیں کہ ضروری ردوبدل کے ساتھ جہاں مسلمان بلحاظ تعداد زیادہ ہوں جیسے کہ شمال مغربی زون، ان کو باہر لاکر ہندوستان کے اندر خودمختار آزاد مملکتیں بنادیا جائے۔ جن میں یہ بنائے گئے یونٹ آزاد خودمختار ہوں۔ ان خودمختار یونٹوں کو مناسب، مؤثر اور ابتدائی تحفظات فراہم کئے جائیں، خصوصاً ایسے ضلعوں میں کہ جہاں اقلیتوں کو ان کے مذہبی ثقافتی، معاشی، سیاسی اور انتظامی حقوق اور مفادات کا تحفظ دینا ہے، وہاں ان سے صلاح مشورہ کیا جائے اور ایسے خطے کہ جہاں بالخصوص مسلمان اقلیت میں ہیں وہاں مناسب اور مؤثر تحفظات فراہم کئے جائیں خصوصاً آئینی طور پر مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کو ان کے مذہبی، ثقافتی، اقتصادی، سیاسی، انتظامی اور اس طرح کے دوسرے حقوق اور مفادات کو ان کے مشورے سے تحفظات فراہم کئے جائیں اجلاس ورکنگ کمیٹی کو اختیار دیتا ہے کہ بنیادی حقوق کی اساس پر ایک دستوری سکیم تیار کرے جس کی رو سے بالآخر یہ خطے تمام اختیارات، مثلاً دفاع، خارجہ تعلقات مواصلات، کسٹمز اور دیگر ضروری امور میں خودمختار ہوجائیں۔

(روزنامہ جنگ مورخہ 23 فروری 2012ء اشاعت خاص)

”یاد دلوانا ضروری ہے“

معروف علمی اور ادبی شخصیت زاہدہ حنا صاحبہ اپنے کالم نرم گرم میں قائداعظم کے معتمد ساتھی اور نامور پاکستانی سپوت سر محمد ظفر اللہ خان کے متعلق تحریر کرتی ہیں۔

یہاں نئی نسل کو یہ یاد دلوانا ضروری ہے کہ یہ وہی ظفر اللہ خان تھے جنہوں نے تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ قرارداد پاکستان کی عبارت کو تحریر کرنے والوں میں سے تھے۔ بانی پاکستان نے ان کو پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مقرر کیا اور باؤنڈری کمیشن کے سامنے پاکستان کے وکیل کے طور پر پیش ہوئے۔ سلامتی کونسل میں پاکستان کی طرف سے کشمیر کا مقدمہ بھی انہوں نے لڑا تھا۔

(از کالم مطبوعہ روزنامہ ایکسپریس 2 جون 2010ء)

مندرجہ بالا تاریخی اور حقیقت افروز تحریر پڑھ کر یہ دل خراش خیال آتا ہے کہ نئی نسل کو یاددہانی کا ذکر کیا آج کے حالات میں تو لکھی پڑھی سینئر نسل بھی چوہدری ظفر اللہ خان کی تحریک پاکستان قرارداد پاکستان اور پھر قیام پاکستان کے بعد ان کی منفرد طویل اور تاریخ ساز خدمات کا تذکرہ کرنے سے بھی حتی الوسع گریز کرتی ہے اور نیرنگی سیاست دوراں کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔

دشمن تک کو بھول گئے ہو
ہم کو تم کب یاد کرو گے

تحریک پاکستان کے مخلص کارکن اور وقیع مضمون نگار ڈاکٹر ایم اے صوفی نے اپنے مضمون بھارت فیورٹ نیشن مطبوعہ نوائے وقت میں تقسیم کے وقت کے کچھ تاریخی حقائق بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ اپنے مضمون میں تحریر کرتے ہیں:۔

بھارت نے مسلمانوں کی زیادہ آبادی والی ریاست جموں وکشمیر میں فوجیں بھیجیں۔ اسی طرح حیدرآباد دکن پر فوج براستہ مدراس حیدرآباد میں داخل کردی۔ اس ریاست کا سربراہ مسلمان تھا۔ حیدرآباد کی فوج پر بھارتی فوج نے 6 ستمبر 1948ء میں حملہ کردیا۔ یہ بھی پاکستان کے لئے صدمہ تھا۔ کیونکہ حیدرآباد کا تعاون پاکستان کے لئے کافی تھا۔ حیدرآباد پر بھارتی حملہ کے بعد بھارتی ہندوؤں کی زبان پر یہی تھا۔ ”پاکستان سے جنگ ...... اس پر وزیر خارجہ سر ظفر اللہ نے بھارت کو وارننگ دی۔ گویا بھارت کی لیڈرشپ نے مسلمانوں کے حقوق کو پامال کیا......“

(مضمون مطبوعہ نوائے وقت 9/اپریل 2012ء)

☆..................☆..................☆

W59

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر119126 میں USAMA S. AHMAD

ولد SHAFIQ AHMAD قوم .... پیشہ سائیکالوجیسٹ عمر 29 بیعت پیدائشی احمدی ساکن FRANKFURT ملک Germany بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 04/08/2013 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ Euro 3,150 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد USAMA S. AHMAD گواہ شد نمبر1- SALMAN AHMAD S/O KHALIL AHMAD گواہ شد نمبر2- AMMAR NOOR AHMAD S/O IDREES AHMAD

مسل نمبر119127 میں UME UZMA NOSHEEN

زوجہ AbidAli قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر36 بیعت پیدائشی احمدی ساکن KITZINGEN ملک Germany بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 02/06/2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1- HAQ MEH 500,00 Euro اس وقت مجھے مبلغ Euro 100 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ UME UZMA NOSHEEN گواہ شد نمبر1- ABAD ALI S/O DURRANY KHAN گواہ شد نمبر2- MUHAMMAD TAHIR AHMAD S/O MHUAMMAD TUFAIL NASEEM

مسل نمبر119128 میں RUKHSAN TAHIRA AHMAD

زوجہ NASIR AHMAD قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 35 بیعت پیدائشی احمدی ساکن DARMSTADT ملک Germany بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 26/10/2013 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1- JEWELLERY 1140 GRAMS 3306 Euro -2- HAQ MEHR 2500 Euro -3- CASH (SOLD HOUSE) 18,00,000 پاکستانی روپے۔اس وقت مجھے مبلغ Euro 100 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ RUKHSANA TAHIR AHMAD گواہ شد نمبر1- NAEEM AHMAD MANZOOR S/O HAKEEM ALI AHMAD گواہ شد نمبر2- NASIR AHMAD S/O MUBARAK AHMAD

مسل نمبر119129 میں AFTAB NAVEED

ولد IQBAL AHMAD قوم جٹ پیشہ ڈرائیور عمر 30 بیعت پیدائشی احمدی ساکن WALLDORF ملک Germany بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 06/07/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ Euro 2,000 ماہوار بصورت DRIVING مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد AFTAB NAVEED گواہ شد نمبر1- BASHARAT AHMAD BAJWAH S/O CH.MUHAMMAD گواہ شد نمبر2- SANA ULLAH S/O CH.MUHAMMAD AKBAR

مسل نمبر119130 میں NAILA MATEEN

بنت MUHAMMAD AKRAM قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر25 بیعت پیدائشی احمدی ساکن BAD VILBEL ملک Germany بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 16/03/2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ Euro 436 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ NAILA MATEEN گواہ شد نمبر1- IRSHAD AHMAD S/O ALLAH DITTA گواہ شد نمبر2- MUHAMMAD NAEEM S/O CH.MOHAMMAD RAFIQ

مسل نمبر119131 AMAD AHMAD RANA

ولد KHALIL AHMAD RANA قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن FLORSHEIM ضلع و ملک Germany بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 29/06/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ Euro 50 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد AMAD AHMAD RANA گواہ شد نمبر1- RANA KHALIL AHMAD S/O GHULAM AHMAD گواہ شد نمبر2- KHALIL AHMAD RANA S/O KHALIL AHMAD

مسل نمبر119132 SALMA AHMAD

زوجہ MUBARAK AHMAD TAHIR قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن KOBLENZ ضلع و ملک Germany, بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 26/10/2010 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1- HAQ MEHR 2000 German Mark -2- JEWELLERY 16340 Euro -3- PLOT 8,00,000 Pakistani Rupee YAMAN GARBI RABWAH اس وقت مجھے مبلغ Euro 100 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ SALMA AHMED گواہ شد نمبر1- MUBARAK AHMAD TAHIR S/O NAZIR AHMED JATT گواہ شد نمبر2- MEHMOOD S/O SHAIKH MEHMOOD A

مسل نمبر119133 KALEEM AHMED

ولد NAEEM AHMAD قوم سید پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن BRUCHSAL ضلع و ملک Germany بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 05/04/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ Euro 200 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد KALEEM AHMED گواہ شد نمبر1- RANA TAUSID UL HAQ S/O RANA ASIF گواہ شد نمبر2- MUHAMMAD MAHMOOD S/O SHOUKAT ALI

مسل نمبر119134 BASHARAT AHMAD

ولد SHEIKH RASHEED AHMAD قوم شیخ پیشہ تجارت عمر60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن HAMBRUCKEN ضلع و ملک Germany, بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 11/04/2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1- HOUSE 480 SQR MTR Euro -2- نقد موجود -/5000 پاکستانی روپے اس وقت مجھے مبلغ Euro 300 ماہوار بصورت SOCIAL مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد BASHARAT AHMAD گواہ شد نمبر1- SHAHID ABBAS S/O GHULAM ABBAS KHAN گواہ شد نمبر2- SHAHID AHMAD S/O MUBASHAR

مسل نمبر119135 AMTUL AZIZ ANWAR

زوجہ TANVEER ANWAR قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن FRIEDBERG ضلع و ملک Germany, بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 01/01/2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1- JEWELLERY 3270 Euro اس وقت مجھے مبلغ Euro-/100 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ AMTUL AZIZ ANWAR گواہ شد نمبر1- TANVEER ANWAR S/O MUHAMMAD ANWAR BHATTI گواہ شد نمبر2- ADIL AHMAD ANWAR S/O TANVEER ANWAR

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و تقریب شادی

مکرم انوار احمد انوار صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت خاکسار کے بیٹے مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب واقف نو کے نکاح کا اعلان مکرمہ ڈاکٹر انعم سلیم صاحبہ واقفہ نو بنت مکرم سلیم احمد صاحب صدر جماعت سیالکوٹ کینٹ کے ساتھ مبلغ دس ہزار امریکن ڈالرز حق مہر پر مورخہ 8 مارچ 2015ء کو بیت الفضل لندن میں فرمایا۔ مورخہ 16 مارچ 2015ء کو رخصتی کی تقریب آرمی ہریٹیج کلب (Heritage Club) سیالکوٹ کینٹ میں ہوئی۔ اس موقع پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کروائی۔ مورخہ 18 مارچ 2015ء کو دفتر انصار اللہ پاکستان کے ہال میں دعوت ولیمہ کے موقع پر دعا مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے کروائی۔ دلہا مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب سابق نائب امیر ضلع ساہیوال کا پوتا اور مکرم صوفی خدا بخش صاحب زیروی مرحوم سابق وقف جدید کا نواسہ ہے۔ دلہن مکرم دین محمد بھٹی صاحب سابق صدر جماعت سیالکوٹ کینٹ کی نواسی اور مکرم کیپٹن ڈاکٹر سراج الدین صاحب مرحوم کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

پنجاب پبلک سروس کمیشن نے کمیونیکیشن اینڈ ورکس ڈیپارٹمنٹ، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور پنجاب پبلک سروس کمیشن میں آسامیوں کا اعلان کر دیا ہے۔ تفصیلات و آن لائن اپلائی کرنے کے لیے وزٹ کریں: www.ppsc.gop.pk

فیصل آباد الیکٹرک سپلائی کمپنی لمیٹڈ کو فیصل آباد، چنیوٹ، جھنگ، بھکر، ٹوبہ ٹیک سنگھ، سرگودھا، میانوالی اور خوشاب کے اضلاع کا ڈومیسائل رکھنے والے اہل امیدواروں سے فیسکو میں سٹور ہیلپر، لوری کلینرز اور اے ایل ایم کی خالی آسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

کومسیٹس انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی (CIIT) کو مختلف مضامین کیلئے پروفیسرز، ایسوسی ایٹ پروفیسرز، اسسٹنٹ پروفیسرز، لیکچرارز اور ریسرچ ایسوسی ایٹس کی آسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔

پاکستان رئیل اسٹیٹ انوسٹمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی کو مینیجر رئیل اسٹیٹ مینجمنٹ اور سینئر کوانٹیٹی سرویئر کی ضرورت ہے۔

احمد گلاس انڈسٹریز پرائیویٹ لمیٹڈ کو اکاؤنٹس اینڈ فنانس، پروڈکٹ کوسٹنگ اینڈ بجٹس، کوالٹی کنٹرول، پروڈکشن اینڈ مشین مینٹیننس، سپلائی چین، ایڈمنسٹریشن، سیکیورٹی، سٹور اینڈ ویئر ہاؤس، سپلائی چین اور سیلز کے شعبہ جات میں سٹاف کی ضرورت ہے۔

نوٹ: اشتہارات کی تفصیل کیلئے 19/اپریل 2015ء کا اخبار روزنامہ جنگ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت ربوہ)

درخواست دعا

مکرم محمد عاصم حلیم صاحب معلم وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم محمد اسحٰق صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ کافی عرصہ سے دل، شوگر اور مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ از صفحہ 2 خطبات امام۔ سوال و جواب

گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو توفیق دی قبولیت کی۔

س: کسوف وخسوف کی بابت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ کا بیان درج کریں؟

ج: فرمایا! سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں اس بات کا عام چرچا تھا کہ (مومن) برباد ہو چکے ہیں اور تیرھویں صدی کا آخر ہے اور یہ وہ زمانہ ہے جس میں حضرت امام مہدی تشریف لائیں گے چنانچہ حضرت والدہ صاحبہ اس مہدی کی آمد کا ذکر بڑی خوشی سے کیا کرتی تھیں کہ وہ زمانہ قریب آ رہا ہے اور یہ بھی ذکر کیا کرتی تھیں کہ چاند گرہن اور سورج گرہن کا ہونا بھی حضرت مہدی کے زمانے کے لئے مخصوص تھا اور وہ ہو چکا ہے تو پھر بہر حال اللہ تعالیٰ نے سارے خاندان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

س: حضرت مولانا غلام رسول صاحب کے قبولیت احمدیت کا واقعہ بیان کریں؟

ج: فرمایا! مولوی غلام رسول صاحب بیان فرماتے ہیں کہ 1894ء میں جب سورج گرہن اور چاند گرہن ہوا اس وقت علماء لوگوں کو طفل تسلیاں دے رہے تھے مگر دل میں سخت خائف تھے کہ اس سچے نشان کی وجہ سے لوگوں کا بڑی تیزی سے حضرت اقدس کی طرف رجوع ہو گا۔ ان دنوں حافظ محمد صاحب لکھو کے والے پتھری کا آپریشن کروانے کے لئے لاہور آئے ہوئے تھے میں بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ان سے جب عوام نے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میں بیمار اور سخت کمزور ہوں۔ صحت کی درستی کے بعد کچھ کہہ سکوں گا البتہ اپنے لڑکے عبدالرحمٰن محی الدین کو حضرت مرزا صاحب کی مخالفت سے روکتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے راز عجیب ہوتے ہیں لیکن بہر حال وہ زندہ نہ رہ سکے اور جلد ہی راہی ملک عدم ہو گئے۔ ان باتوں سے (یہ لکھنے والے کہتے ہیں) گو میرا دل حضرت اقدس کی سچائی کے بارے میں مطمئن ہو چکا تھا لیکن علم حدیث کی تکمیل کی خاطر امرتسر چلا گیا اور وہاں دو تین سال رہ کر دورہ حدیث سے فراغت حاصل کر کے میں دارالامان میں حاضر ہو کر حضرت اقدس کی بیعت سے مشرف ہوا۔

س: حضرت شیخ نصیرالدین صاحب کس خواب کی بناء پر حضرت مسیح موعود کی بیعت سے مشرف ہوئے؟

ج: فرمایا! حضرت مسیح موعود کے ایک رفیق حضرت شیخ نصیرالدین صاحب 1858ء میں سکندر پور ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے ایک خواب کی بناء پر حضرت مسیح موعود کی بیعت سے مشرف ہوئے۔ اہلحدیث مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ ایک دن ایک بیت الذکر میں نماز پڑھ رہے تھے ایک مولوی صاحب بڑی پریشانی کے عالم میں اپنی رانوں پر ہاتھ مار مار کر سورج اور چاند گرہن کا ذکر کر کر کے کہہ رہے تھے کہ اب تو لوگوں نے مرزا صاحب کو مان لینا ہے کیونکہ پیشگوئی کے مطابق گرہن تو لگ چکا ہے۔ آپ کے کان میں یہ آواز پڑی (یعنی مولوی شیخ نصیرالدین صاحب) کے تو پریشانی اور بڑھی کہ مولوی صاحب کیا کہہ رہے ہیں؟ اگر پیشگوئی پوری ہوگئی ہے تو بڑی خوشی کی بات ہے چنانچہ آپ نے بڑی آہ وزاری سے دعائیں شروع کر دیں کہ مولیٰ کریم تو ہی میری رہنمائی فرما۔ اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑی بلا آپ پر حملہ کرتی ہے لیکن آپ نے بندوق سے اس پر فائر کیا اور وہ دھوئیں کی طرح غائب ہوگئی۔ پھر آپ ایک اونچی جگہ (بیت الذکر) میں نماز باجماعت میں شامل ہو گئے۔ یہ خواب آپ نے ایک مولوی صاحب سے بیان کی اس نے تعبیر بتائی کہ آپ اپنے شیطان پر غلبہ حاصل کر لیں گے اور ایک صالح جماعت میں شامل ہو جائیں گے۔ اسی دوران آپ نے حضرت مسیح موعود کے دعوے کے بارے میں سنا اور قادیان پہنچ کر اپنے خواب کی طرح صورتحال دیکھ کر بلا چون و چرا حضرت مسیح کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔ اس طرح سورج چاند گرہن کی پیشگوئی اور مولوی کی وہ باتیں آپ کی رہنمائی کے لئے اہم محرک ثابت ہوئیں۔

س: حضور انور نے کس کی نماز جنازہ پڑھائی؟

ج: عزیزم احمد یحیٰ باجوہ ابن مکرم نعیم احمد باجوہ صاحب آف جرمنی 11/مارچ 2015ء کو ایک حادثے میں 27 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

بقیہ از صفحہ 5: پہلے عربی نوبیل انعام یافتہ

میں قہوہ خانہ ''کرنك'' کا ذکر ملتا ہے۔ قاہرہ کے بازار ''خان الخليلی'' میں ایک قہوہ خانہ ہے جس کا نام ''الفيشاوی'' ہے۔ نجیب محفوظ کا اس سے ایک خاص تعلق تھا کیونکہ اس میں انہوں نے کافی وقت گزارا تھا۔ یہ خان الخلیلی وہی ہے جس کے نام سے نجیب نے ایک مکمل ناول بھی تحریر کیا اور اس کا نام خان الخليلی رکھا۔ جس میں مصنف نے اس بازار میں دوڑتی ہوئی زندگی کا نقشہ کھینچا ہے۔ فیشاوی کے اندر دو طرفہ کرسیاں لگی ہوئی ہیں۔ خوبصورت عمارت ہے۔ باہر نیلے رنگ کے بورڈ کے اوپر انگریزی اور عربی میں کیفے کا نام لکھا ہوا ہے۔ عوام کا کافی ہجوم ہوتا ہے۔ اس بازار میں اس کے علاوہ بھی بہت سے قہوہ خانے ہیں۔ مگر یہ سب سے مشہور ہے۔ فیشاوی کے اندر دیوار پر مختلف مشہور شخصیات کی تصاویر لگی ہوئی ہیں ان میں سے ایک تصویر نجیب محفوظ کی بھی ہے۔ فیشاوی میں لوگ قہوہ کم اور حقہ زیادہ پیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ نجیب محفوظ اکثر یہاں بیٹھ کر روایات لکھا کرتے تھے۔ جس کا تذکرہ محترم نول ضيا الفيشاوی (جو کہ بانی فیشاوی فهمی علی الفيشاوی کے پوتے ہیں) اس طرح کرتے ہیں۔

''محفوظ اکثر میرے قہوہ خانہ میں بیٹھا کرتے تھے اور میرے والد کے دوست تھے اور انہوں نے بہت ساری روایات یہیں لکھی ہیں۔''

(اخبار ''الشرق الاوسط'' 27 جولائی 2014ء)

نجیب محفوظ اور ان کی اہلیہ کی وفات

نجیب محفوظ کی وفات 30۔اگست 2006ء کو مصر میں ہوئی۔ نجیب محفوظ صاحب کی اہلیہ کی وفات دسمبر 2014ء میں ہوئی جس کا ذکر ایک فلسطینی اخبار نے اس طرح کیا۔

''نجیب محفوظ کی زوجہ عطیۃ اللہ ابراہیم 14 دسمبر 2014ء کو وفات پا گئی۔ 1952ء کے انقلاب کے بعد جب انہوں نے کچھ عرصہ تک لکھنا چھوڑ دیا تھا (بوجہ خاص حالات۔ ناقل) اس وقت اس نے سیدہ عطیۃ اللہ ابراہیم سے شادی کی اور شادی کی خبر کو دس سال چھپائے رکھا۔ ان کی شادی کے متعلق عام لوگوں کو اس وقت پتہ چلا جب ان کی بیٹیوں ام کلثوم اور فاطمہ میں سے ایک کا اپنی کلاس فیلو کے ساتھ سکول میں جھگڑا ہوا تو شاعر صلاح جاهين کو اس معاملہ سے طالبہ کے والد کا پتا چلا۔ اس واقعہ کے بعد یہ خبر لوگوں میں معروف ہوگئی۔

(فلسطینی اخبار ''دنیا الوطن'' 12۔اگست 2014ء)

☆☆..........☆..........☆☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

27-اپریل 2015ء

12:30 am Beacon of Truth Live (سچائی کا نور)
1:40 am Roots to Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
2:05 am اوپن فورم
2:45 am مسلمان سائنسدان
3:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 24-اپریل 2015ء
4:10 am سوال وجواب
5:15 am عالمی خبریں
5:35 am تلاوت قرآن کریم
5:45 am آؤ حسن یار کی باتیں کریں
6:00 am یسرنا القرآن
6:20 am گلشن وقف نو
7:25 am Roots to Branches (احمدیت: آغاز سے ترقیات تک)
7:50 am مسلمان سائنسدان
8:05 am خطبہ جمعہ فرمودہ 24-اپریل 2015ء
9:15 am اوپن فورم
9:50 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:30 am الترتیل
12:00 pm Beverly میں استقبالیہ تقریب 14 مارچ 2015ء
1:20 pm بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:00 pm فرنچ سروس
3:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 2 جنوری 2015ء (انڈونیشین سروس)
4:05 pm ہماچل پردیش
4:40 pm سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 pm تلاوت قرآن کریم
5:15 pm درس حدیث
5:30 pm الترتیل
6:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جولائی 2009ء
7:00 pm بنگلہ سروس
8:05 pm میدان عمل کی کہانی
8:40 pm سیرت حضرت مسیح موعود
9:00 pm راہ ہدیٰ
10:35 pm الترتیل
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm Beverly میں استقبالیہ تقریب

28-اپریل 2015ء

12:45 am صومالیہ سروس
1:30 am راہ ہدیٰ
3:00 am ہماچل پردیش
4:35 am سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 am عالمی خبریں
5:20 am تلاوت قرآن کریم
5:30 am درس حدیث
5:45 am الترتیل
6:00 am Beverly میں استقبالیہ تقریب
7:30 am کڈز ٹائم
8:00 am خطبہ جمعہ فرمودہ 10 جولائی 2009ء
8:55 am ہماچل پردیش
9:20 am طب وصحت
9:55 am لقاء مع العرب
11:00 am تلاوت قرآن کریم
11:15 am درس ملفوظات
11:30 am یسرنا القرآن
12:00 pm گلشن وقف نو
1:05 pm الف۔اردو
2:10 pm سوال وجواب
3:00 pm انڈونیشین سروس
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 24-اپریل 2015ء (سندھی ترجمہ)
5:05 pm تلاوت قرآن کریم
5:15 pm درس ملفوظات
5:30 pm یسرنا القرآن
6:00 pm فیتھ میٹرز
7:00 pm بنگلہ سروس
8:00 pm سپینش سروس
8:35 pm نور مصطفویٰ
8:45 pm پاکستان قومی اسمبلی 1974ء
10:00 pm آؤ اردو سیکھیں
10:30 pm یسرنا القرآن

ہو تیرا ہی فضل خدایا
امپورٹڈ کاسمیٹکس۔ پرفیوم لیڈیز بیگ۔ جیولری کیلئے
ڈسکاؤنٹ مارٹ ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر: 0333-9853345

فیصل کراکری اینڈ الیکٹرونکس
واشنگ مشین، روم کولر، پنکھے، چارجنگ فین اور سولر پلیٹ نہایت مناسب ریٹ پر دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ: 0323-9070236

Learn German at Home
One-on-One Teaching throug E- Learning
For more details Please Visit: **www.RMA.com.pk**
Rabia Multilingua Academy 03469700155

11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm گلشن وقف نو

بقیہ از صفحہ 1: حضور انور کے پروگرام

گلشن وقف نو خدام

ہفتہ	9 مئی	8:05 pm
اتوار	10 مئی	12:50 am
اتوار	10 مئی	6:25 am
سوموار	11 مئی	11:45 am
سوموار	11 مئی	11:25 pm
سوموار	11 مئی	6:10 am

بستان وقف نو

اتوار	10 مئی	8:15 pm
اتوار	10 مئی	11:20 pm
سوموار	11 مئی	6:20 am
منگل	12 مئی	12:00 pm
منگل	12 مئی	8:30 pm
منگل	12 مئی	11:25 pm
بدھ	13 مئی	6:20 am

سیب کا جوس کینسر کے علاج میں مفید

چینی ماہرین کی تحقیق کے مطابق دنیا بھر میں آنت کے کینسر کا شکار ہوکر زندگی کی بازی ہارنے والی خواتین کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ معمول کے مطابق اس مرض کے علاج کے لئے مریض کو کیمو تھراپی کے تکلیف دہ عمل سے گزرنا پڑتا ہے۔ ماہرین نے اپنی نئی تحقیق میں انکشاف کیا ہے کہ اس موذی مرض میں ادویات اور کیموتھراپی کے بجائے سیب کے جوس سے زیادہ فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ کینسر کے دیگر مریضوں پر بھی سیب کے جوس کے مثبت اثرات دیکھے گئے ہیں۔ (جہان پاکستان 18 مارچ 2015ء)

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس
لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
0345 4039635
Band Road Lahore.

ربوہ میں طلوع وغروب 23/اپریل

طلوع فجر	4:04
طلوع آفتاب	5:29
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	6:45

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

23-اپریل 2015ء

6:10 am حضور انور کا خطاب بر موقع جلسہ سالانہ یوکے
7:15 am دینی وفقہی مسائل
9:50 am لقاء مع العرب
11:55 am بیت الرحمٰن کا افتتاح 3-اپریل 2013ء
2:10 pm ترجمۃ القرآن کلاس 21-اپریل 1998ء
9:10 pm ترجمۃ القرآن کلاس

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

لان 2015 کے تمام نئے پرنٹ 30/اپریل تک
خصوصی ڈسکاؤنٹ ریٹ کے ساتھ
کرینکل شفون بازو، دوپٹہ 4P -/1300 والا -/1000 روپے میں
کرسٹل اتحاد، فردوس کلاسک لان -/1700 والا -/1400 روپے میں
پرنٹ کلاسک لان -/1000 والا -/800 روپے میں
ورلڈ فیبرکس ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ
0476-213155

سٹی پبلک سکول (دار الصدر جنوبی ربوہ)
داخلے جاری ہیں
سٹی پبلک سکول کے نیو سیشن 16-2015 کے حوالے سے کلاس 6th تا کلاس 9th داخلے جاری ہیں جس کے لئے **داخلہ فارم** دفتر سے دفتری اوقات میں حاصل کئے جاسکتے ہیں۔
☆ بہترین عمارت، ماحول، مکمل لیبارٹری، لائبریری کی سہولت
میٹرک کے شاندار رزلٹ کا حامل ادارہ
☆ تجربہ کار اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی سرپرستی اور راہنمائی۔
بچوں کے بہتر مستقبل اور داخلہ کے لئے دفتر سے فوری رابطہ کریں
☆ فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ
رابطہ کے لئے: 047-6214399,6211499

FR-10